22341 ـ غير شرعی طريقہ سے ذبح كردہ گوشت حرام ہونے كی علت

سوال

كيا غير شرعی طريقہ سے ذبح كردہ مثلا پسٹل سے مار كر يا جھٹكا وغيرہ طريقہ كے ذريعہ ذبح كردہ جانور كے حرام ہونے كا واضح سبب پايا جاتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

آپ كہہ ديجئے كہ جو احكام بذريعہ وحی ميرے پاس آئے ہيں ان ميں تو ميں كوئی حرام نہيں پاتا كسی كھانے والے كے ليے جو اس كو كھائے، مگر يہ كہ وہ مردار ہو يا كہ بہتا ہوا خون ہو يا خنزير كا گوشت ہو، كيونكہ وہ بالكل ناپاك ہے يا جو شرك كا ذريعہ ہو كہ غير اللہ كے ليے نامزد كر ديا گيا ہو، پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطيكہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز كرنے والا تو واقعی آپ كا رب غفور الرحيم ہے **الانعام** (145).

خون ايسی چيز ہے جو شرعی طريقہ سے ذبح كيے بغير گوشت كھانے كو حرام كرتا ہے، ہماری سليم شريعت مطہرہ نے آخری حد تك جتنا بھی ممكن ہو سكے اس خون سے ذبح كردہ جانور كو خون سے خالی كرنے كا قصد كيا ہے، اور يہ صرف اس ليے ہے كہ خون كھانے كے نتيجہ ميں ضرر اور نقصان ہوتا ہے.

اور يہ كوئی معقول يا مقبول بات نہ تھی كہ حتمی طور پر اسلام يہ شروط لاگو كرے تا كہ ذبح كردہ جانور كو خون سے شرعی ذبح كے ذريعہ خالی كيا جائے، اور پھر پلٹ كر جانور سے باہر اس بہنے والے خون كو پينا يا كھانا مباح كر دے، اس بنا پر يہ حتمی امر تھا كہ اسلام انسان كے ليے خون بطور غذا حرام كر دے.

بلكہ خون كی حرمت جانور ذبح كرنے اور اسے خون سے خالی كرنے كی ظاہر حكمت اور شرعی مقصد شمار ہوتا ہے، كيونكہ يہ كھانے والی اشياء ميں سب سے خبيث چيز ہے جس كے بارہ ميں رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم حكم لائے ہيں:

اور وہ ان كے ليے پاكيزہ اشياء حلال كرتا ہے، اور ان پر خبيث اشياء حرام كرتا ہے الاعراف (157).

امام طبری رحمہ اللہ اس كی تفسير ميں لكھتے ہيں:

" یا دم مسفوح یعنی بہنے والا خون " اس کا معنی یہ ہے کہ یا بہنے والا سائل خون، اور اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اس کی حرمت معلوم کرانے میں جو شرط رکھی ہے وہ یہ کہ وہ خون بہنے والا ہو، دوسرا نہیں، یہ اس کی واضح دلیل ہے کہ جو خون مسفوح یعنی بہنے والا نہ ہو وہ حلال ہے اور نجس نہیں.

عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر یہ آیت نہ ہوتی تو مسلمان رگوں میں بھی پیچھا کرتے جو یہودیوں نے نہیں کیا، اور ماوردی بیان کرتے ہیں: غیر مسفوح یعنی بہنے والے خون کے علاوہ دوسرا خون اگر تو وہ رگوں میں اور جما ہوا ہو مثلا جگر اور تلی تو یہ حلال ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے ہیں.... " الحدیث.

بہنے والے خون کی حرمت میں راز آج اہل طب اور میڈیکل، اور لیبارٹری ٹیسٹ کرنے اور دقیق علم کائنات رکھنے والوں کے ہاں معروف ہے کہ خون جراثیم کی نشو و نما کے لیے سب سے بہتر چیز ہے، اس لیے اگر کوئی شخص خون پیتا ہے تو اس نے وہ کھیت نوش کر لیا جس میں جراثیم نشوونما پائینگے اور کثرت سے پیدا ہونگے اور ہلاك کرنے والا زہر نکالینگے، اور یہ معلوم ہے کہ جب معدہ کے امراض پیدا ہوتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں جراثیم کے حملے کتنے اثرا انداز ہوتے ہیں.

اور اگر یہ کہا جائے کہ خون کو آگ پر پکا کر کھانا بلاشك اس بکٹیریا اور میکروبات کو قتل اور ختم کرنے کا باعث ہے، اور اسے بالکل ختم کرنے کے ساتھ نفع مند غذائیت کو باقی رکھتا ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے:

اس زہر میں ایسے بھی ہیں جو کھولنے اور پکانے سے بالکل تبدیل نہیں ہوتے اور اسے جسم کے لیے فائدہ مند نہیں بناتے، اور کچھ زہر تو ایسے بھی ہیں جو بالکل تبدیل ہی نہیں ہوتے، بلکہ پکانے کے بعد بھی وہ ہلاك کرنے کی صلاحیت باقی رکھتے ہیں، بلکہ یہ ممکن ہے کہ وہ حرارت کے اثر سے اس سے بھی زیادہ ہولناکی اختیار کر جائیں.

اور ممکن ہے خون نوش کرنے والا جس فائدہ کی توقع کر رہا ہے کہ یہ مادہ غذائیت تقویت دیتا ہے، تو یہ اس کی خام خیالی ہے اور یہ فائدہ منعدم ہے، جب خون کی تکوین اور طبیعت کو دیکھیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ہضم کرنا بہت مشکل ہے، وہ اس طرح کہ اگر اس کی قلیل سی مقدار بھی معدہ میں چلی جائے تو انسان فورا قئی کرنا شروع کر دیتا ہے، یا پھر یہ پاخانہ کے راستے بغیر ہضم ہوئے سیاہ مادے کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے.

اور اس کے ہضم ہونے میں مشکل اور اسے سیاہ پاخانہ کے رنگ میں تبدیل ہونے کا سبب سرخ مادہ (ہیموجلوبین) ہے جو اساسی طور پر لوہے کے عنصر سے بنتا ہے پایا جاتا ہے، اور ہضم کے عمل کے دوران اور اس پر وقت گزرنے کی وجہ سے اس میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے جس سے بھی جسم کو ضرر اور نقصان ہوتا ہے.

اور اگر یہ کہا جائے کہ پکانے سے بھی خون تحلیل ہو کر آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے، اور غذائیت کا فائدہ دیتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے:

خون پکانے اور ابالنے سے اس میں پائے جانے والا تمام مواد جم جاتا ہے، اور اس کی بنا پر وہ اور بھی سخت اور مشکل ہو جاتا ہے، اور پہلے سے زیادہ نقصاندہ اور کم فائدہ بن جاتا ہے.

سینکڑوں بار علمی سرچ کرنے اور خون کے لیبارٹری ٹیسٹ اور اس کے دقیق پوشیدہ راز معلوم کرنے بہت وسعت پیدا ہونے سے یہ بغیر کسی اختلاف کے یہ واضح ہوا ہے کہ اس پر میڈیکل کے سارے افراد متفق ہیں کہ خون پینے یا اسے پکانے یا استعمال کرنے کی بنا پر صحت کو نقصان ہوتا ہے، اور خون پینا سم قاتل کی حیثیت رکھتا ہے جو درج ذیل علمی حقائق سے سامنے آئے ہیں:

اول:

خون اپنی آخری ترکیب میں جو اساسی عنصر سے بنتا ہے اور وہ عنصر پانی جو نوے فیصد (90 %) کے تناسب سے سائل مادے کی شکل میں پایا جاتا ہے جس میں خون کے ذرات (جو پلازم کے نام سے معروف ہیں) اور باقی خون کے خلیہ اور دوسرے عناصر پر مشتمل ہوتا ہے.

اور اس بنا پر کہ جو شخص خون اور دوسرے عناصر پینا چاہے، اور اس وجہ سے کہ جو خون پینا چاہے، یا اسے پکا کرکھانا چاہے تو وہ ایك عالی یا عام قسم کی غذائی قیمت کی بنا پر ایسا کرتا ہے، تو یہ علمی حقیقت اس کا ثبوت پیش کرتی ہے کہ اسے دم مسفوح کی بہت زیادہ مقدار نوش کرنی چاہیے تا کہ وہ خونی پروٹین کی قلیل سی مقدار کے ساتھ فولاد کی بھی تھوڑی سی مقدار حاصل کرسکے، اس طرح کہ اس سے پیدا ہونے والے خطرات کا مقابلہ کرنے کا مستحق نہیں.

یعنی مختصر طور پر یہ کہ: جو تصور کیا جاتا ہے خون اس کے برعکس ہے، اس میں غذائی اعتبار سے بہت ہی کم عنصر پایا جاتا ہے، اس بنا پر خون کو شرعا حرام کرنا خون کے رئیسی عناصر میں سے ایك عنصر غذائیت سے مسلمانوں کو محروم کرنے کا باعث نہیں بنتا.

دوم:

اس سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ خونی پروٹین کی یہ مقدار بھی شدید قسم کے زہر کے ساتھ مخلوط ہو کر آتی ہے جو انتہائی درجہ کی نقصاندہ ہے، جس کو استعمال کرنے سے جان کو خطرہ میں ڈالنے کےمترادف ہے.

اور ان زہریلے عناصر میں سب سے پہلا عنصر وہ قاتل گیس ہے جس سے خون بھرا ہوتا ہے، اور وہ گیس دوسری

کاربن ڈائی اکسائڈ ہے، جو جسم کی ساری رگوں میں خون کے ساتھ دوڑتی ہے.

اور جب خون پینے والا وہ خون حیوان سے لیتا ہے تو وہ اس خون کو پیئے یا پھر پکا کر کھائیگا جس میں کاربن ڈائی اکسائڈ گیس جو قاتل اور دم گھٹنے والی گیس ہے، اور وہ جانور جو گلا دبا کر مرا ہو اس کے خون میں یہ گیس تو اور بھی زیادہ جمع ہوتی ہے اور اس کے قاتل اثرات کی بنا پر موت واقع ہوتی ہے.

آپ کے لیے یہ مخفی نہیں رہنا چاہیے کہ بار بار تکرار کے ساتھ خون پینے والا عادی شخص اس گیس کو اپنے اندر جمع کر رہا ہے، جو گیس کی مقدار کے حساب سے اس کے لیے نقصاندہ ہے، اور جس قدر پینے والے کے جسم کے اندر تاثیر کی قابلیت ہو گی اسی طرح اسے ضرر بھی زیادہ ہو گا.

عزیز قارئین کرام:

یہاں ہم نے جو ذکر کیا ہے وہ تو صرف پینے یا اسے پکا کر کھانے والے پر خون کے عناصر کے اثرات کے خطرات ہیں، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ کچھ ایسے خطرات اور نقصانات بھی ہیں جو انتہائی خطرناک ہیں جن کا ڈائریکٹ اثر ان عوامل پر ہوتا ہے جو اللہ تعالی نے خون میں پیدا کیے ہیں اور حیوانات کے جسم میں وظائف کی ادائیگی میں ممد و معاون بنتے ہیں، اور ان کی ادائیگی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب وہ سائل اور جاری ہو.

خون پینے کے خطرناك انجام میں سے اگر ہم صرف ایك پر کفائت کریں تو صحت و علم کی قدر کرنے والی امت کے لیے اس خون کی شرعی حرمت کے لیے یہی ایك انجام کافی ہے، چاہے وہ امت کافر ہی ہو:

اللہ تعالی جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے، اور جسے وہ حکمت عطا کرے تو اسے بہت ساری خیر کثیر عطا کر دی گئی، اور صرف عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں البقرة (269).

تو پاك ہے وہ ذات جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کچھ سکھایا جسے وہ نہیں جانتے تھے، اور اللہ تعالی نے اس کو بطور امتنان بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور اللہ تعالی نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی، اور آپ کو وہ کچھ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ تعالی کا بہت بڑا عظیم فضل تھا النساء (113).

اور پاك ہے وہ ذات جس نے دنیا کو یہ صحیح اور مستقیم دین اسلام عطا کیا جس نے کوئی چھوٹی اور کوئی بڑی چیز نہیں چھوڑی بلکہ اسے لوگوں کے لیے پورے صحیح منہج اور صراط مستقیم کے ساتھ بیان کر دیا، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا تمہارے پاس اللہ تعالی کی جانب سے نور اور واضح کتاب آ چکی، اللہ تعالی جس کے ذریعہ سے انہیں جو اللہ

کی خوشنودی چاہتے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے، اور انہیں اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے، اور راہ راست کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے المآئدة (15 ـ 16).